67921 ـ خاوند كى بيٹى كا بيٹا محرم ہو گا يا نہيں

سوال

كيا ساٹھ برس سے زيادہ عمر كى عورت كے ليے اپنے خاوند كى بيٹى كے پندرہ سالہ بيٹے سے پردہ كرنا ضرورى ہے جو كہ اس كے پوتے كے برابر ہے ؟
اور كيا وہ اس سے مصافحہ كر سكتى ہے يا اس كا بوسہ لے سكتى ہے، يہ ياد رہے كہ اس كا فوت شدہ خاوند اس بچے كا نانا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

اول:

جس بچے كے متعلق دريافت كيا گيا ہے وہ اس عورت كا محرم ہے، لہذا اس كے ليے اس سے مصافحہ كرنا اور اس كے سامنے پردہ نہ كرنا اور وہ كچھ ظاہر كرنا جو اپنے محرم مرد كے سامنےظاہر كيا جا سكتا ہے جائز ہے، اس پر اس كے نانے كا فوت شدہ ہونا كوئى اثرانداز نہيں ہو گا.

اور وہ اس عورت كا محرم اس وجہ سے ہے كہ وہ اس كى ماں كى جانب سے اس كے نانے كى بيوى ہے، اور انسان پر اس كے باپ كى بيوى اور دادے اور نانے كى بيوى چاہے وہ اس سے بھى اوپر ہوں ابدى حرام ہيں، چاہے وہ دادا يا نانا اس كےماں كى جانب سے ہو يا اس كے باپ كى جانب سے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

﴿ اور تم ان عورتوں سے نكاح نہ كرو جن سے تمہارے باپوں نے نكاح كيا ہے، مگر جو گزر چكا ہے، يقينا يہ بہت ہى برا اور فحش اور ناراضگى والا كام اور برا راہ ہے ﴾النساء (22).

زاد المستقنع ميں درج ہے:

" اور عقد نكاح سے باپ كى بيوى اور ہر دادا اور نانا كى بيوى حرام ہو جاتى ہے "

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" عقد سے مراد صحیح عقد نکاح ہے، اس سے باپ کی بیوی چاہے وہ اس سے بھی اوپر ہو حرام ہو جاتی ہے، اس لیے ہر وہ عورت جس سے اس کے والد نے نکاح کیا ہو چاہے اسے طلاق ہی دے دی ہو تو وہ اس کے لیے ابدی حرام ہے.

اور ہر وہ عورت جس سے اس کے دادے نے نکاح کیا چاہے وہ باپ کی جانب سے ہو یا ماں کی جانب سے تو وہ بھی اس کے لیے ابدی حرام ہو گی، اس کی دلیل یہ فرمان باری تعالی ہے:

﴿ اور تم ان عورتوں سے نکاح مت کرو جن سے تمہارے باپوں نےنکاح کیا، مگر جو گزر چکا ہے، یقینا یہ بےحیائی اور فحش کام اور بغض و ناراضگی اور برا راہ ہے ﴾.

اس لیے اگر وہ اس سے نکاح کرتا ہے تو یہ زنا سے بھی بڑا گناہ ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا زنا کے متعلق فرمان ہے:

﴿ اور تم زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، یقینا یہ بےحیائی اور برا راہ ہے ﴾.

لیکن یہاں اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ یقینا یہ بےحیائی اور بغض و ناراضگی والا کام اور برا راہ ہے ﴾.

اللہ محفوظ رکھے محرم عورتوں سے نکاح کرنا زنا سے بھی زیادہ بڑاگناہ ہے، اسی لیے اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ جو شخص کسی محرم عورت کے ساتھ زنا کرے چاہے وہ شادی شدہ نہ بھی ہو تو اسے قتل کیا جائیگا.

اس کے متعلق سنن میں ایك حدیث پائی جاتی ہے، تو پھر باپ کی بیوی چاہے وہ اوپر ہی ہو حرام ہوئی وہ باپ کی جانب سے ہو یا ماں کی جانب سے، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے اس میں کوئی شرط نہیں رکھی کہ دخول ہوا ہو یا نہ، بلکہ صرف عقد نکاح صحیح ہونے سے ہی وہ ابدی حرام ہو جاتی ہے اور یہ حکم ثابت ہو جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 198).

اسمیں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں ہے، ابن قدامہ رحمہ اللہ باپ کی بیوی کے حرام ہونے کے متعلق کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں:

چاہے اس میں باپ کی بیوی یا دادے کی بیوی ہو، چاہے وہ اس کی ماں کی جانب سے ہو یا باپ کی جانب سے قریب سے ہو یا دور سے سب برابر ہے، الحمد للہ ہمارے علم کے مطابق تو اہل علم کا اس میں کوئی اختلاف نہیں " انتہی

دیکھیں: المغنی (9 / 518 ـ 524).

دوم:

رہا مسئلہ بوسہ لینے کا تو اگر فتنہ اور خرابی کا خدشہ نہ ہو تو اس کے لیے بوسہ لینا جائز ہے، لیکن بہتر یہی ہے کہ وہ بوسہ سر یا پیشانی کا لے.

امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

کیا آدمی محرم عورت کا بوسہ لے سکتا ہے ؟

تو انہوں نے جواب دیا:

" جب وہ سفر سے واپس پلٹے اور اسے اپنے نفس کا خطرہ نہ ہو ... لیکن وہ منہ اور رخسار پر کبھی نہ کرے، بلکہ پیشانی یا چہرہ پر بوسہ لے "

دیکھیں: الآداب الشرعیۃ تالیف ابن مفلح (2 / 266).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے محرم عورتوں کا بوسہ لینے کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

" محرم عورتوں کا شہوت کے ساتھ بوسہ لینا، یا پھر جب انسان کو خدشہ ہو کہ ایسا کرنے سے شہوت انگیخت ہو گی تو بلاشك و شبہ حرام ہے، اور جب اسے خدشہ نہ ہو تو پھر سر یا پیشانی کا بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں.

لیکن رخسار کا بوسہ لینے سے اجتناب کرنا چاہیے، صرف والد اپنی بیٹی اور ماں اپنے بیٹے کا بوسہ لے سکتی ہے، کیونکہ یہ آسان ہے، اس لیے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی بیمار پرسی کے لیے گئے تو انہوں نے ان کے رخسار کا بوسہ لیا اور کہنے لگے: میری بیٹی تمہارا کیا حال ہے ؟ " انتہی

دیکھیں: فتاوی علماء بلد الحرام (691).

واللہ اعلم .